انصار المجاہدین انگلش فورم
کے پیش کردہ
امام انور العولقی حفظہ اللہ
کے (انگریزی) بیان
"دعوتِ جہاد"
کا اردو ترجمہ
ربیع الثانی 1431ھ / مارچ 2010ء
اردو ترجمہ: حفصہ بنت المہاجر حفظہا اللہ

انصار المجاہدین انگلش فورم کے پیش کردہ

امام انور العولقی حفظہ اللہ کے (انگریزی) بیان

''دعوتِ جہاد''

کا اردو ترجمہ

ربیع الثانی 1431ھ / مارچ 2010ء

اردو ترجمہ: حفصہ بنت المہاجر حفظہا اللہ

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Website : http://www.muwahideen.tk

Email : info@muwahideen.tk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ،والصلوۃ والسلام علٰی نبیه محمد، وعلٰی آله و صحبه۔

سلامتی ہوان پر جوحق کا اتباع کرتے ہیں۔

میں امریکی عوام کو کہتا ہوں:

کیا تمہیں ماضی کے وہ اچھے دن یاد ہیں جب امریکی حفاظت اور امن کی نعمتوں کے مزے لے رہے تھے؟ جب اس لفظ 'دہشت گردی' کا نام شاذ ونادر ہی کبھی لیا جاتا تھا؟ اور جب تم کسی قسم کے خطرات سے بے بہرہ تھے؟

وہ وقت یاد کرو جب تم اپنے مقامی یا کالج کے اخبار کے اشتہارات خانے کے ذریعے سے ہوائی ٹکٹ خرید سکتے تھے اور اسے استعمال میں لا سکتے تھے باوجودیکہ وہ کسی اور نام پر جاری کیا گیا ہوتا، کیونکہ کسی نے تمہارے جہاز پر سوار ہونے سے پہلے تمہاری شناخت پوچھنے کی زحمت نہیں کرنی ہوتی تھی۔ نہ لمبی قطاریں، نہ گہری تفتیشیں، نہ جسم کی (آلات کے ذریعے) جانچ پڑتال، نہ سونگھنے والے کتے، نہ تمہیں جوتے اتارنے اور جیبیں خالی کرنے کی ضرورت!

تم ایک سُکھی قوم تھے۔

لیکن امریکہ نے سمجھا کہ یہ دوسروں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال سکتا ہے، قتل اور دراندازی کر سکتا ہے، غصب اور غارت گری کر سکتا ہے، اور سازشیں کر سکتا ہے......اور وہ یہ سب اپنے اِن اعمال کے نتائج بھگتے بغیر کر سکتا ہے۔ 911 امریکی جارحیت کی وجہ سے اذیتیں سہنے والے لاکھوں افراد کی جانب سے جواب تھا۔ اور تب سے امریکہ محفوظ نہیں رہا۔

اور 911 کے نو برس بعد......نو برس اخراجات کرنے اور نو برس سیکیورٹی کو خوب مضبوط کرنے بعد تم ابھی بھی غیر محفوظ ہو، حتیٰ کہ تمہارے مقدس اور متبرک ترین دن کے موقع پر بھی؛ کرسمس کے دن۔ تو کیا تم یہ توقع کرتے ہو کہ تم دوسروں کے خلاف حد سے تجاوز کر جاؤ اور اس کے باوجود خمیازہ بھگتنے سے محفوظ رہو؟

تمہارے منصوبہ ساز، سیاستدان، ترغیب کار، اور بڑی کارپوریشنز ...... یہ سب تمہاری خارجہ پالیسی سے استفادہ حاصل کررہے ہیں اورتم اس کی قیمت چُکا رہے ہو۔

911 کے بعد امریکی عوام نے مجاہدین کے خلاف لڑنے کے لئے جارج ڈبلیو بُش کو متفقہ حمایت فراہم کی اور اسے ایک کُھلا چیک دے دیا تا کہ اس مقصد کے حصول کے لئے جس قدر ضرورت ہو خرچ کر سکے۔ نتیجتاً وہ نا کام ہوا۔ اور وہ بہت بری طرح سے نا کام ہوا۔

پس اگر امریکہ مجاہدین کو اس وقت شکست دینے میں نا کام رہا جب اس نے اپنے صدر کو لامتناہی امداد فراہم کی تھی، تو پھر یہ اوباما کے ساتھ کس طرح کامیاب ہوسکتا ہے جسے اتنی رکاوٹوں کا سامنا ہے؟ جب امریکہ اس وقت نامراد رہا جب وہ اپنی اقتصادی قوت کے عروج پر تھا تو پھر یہ آج کیسے کامیاب ہوسکتا ہے جبکہ اسے اقتصادی تنزلی کا سامنا ہے؟

آسان الفاظ میں: امریکہ نہ جیت سکتا ہے اور نہ جیتے گا۔ حالات کا پانسہ پلٹ چُکا ہے اور اب عالمی جہادی تحریک واپس نہیں پلٹے گی۔ 911 کے موقع پر صرف تنہا افغانستان ہی تھا۔ آج افغانستان، پاکستان، عراق، صومالیہ، شمالی افریقہ، جزیرہ نما عرب...... یہ سب ہیں اور فہرست میں مزید اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

امریکی خاندان اور کتنے لاشوں والے تھیلے وصول کرنے کے لئے تیار ہیں؟

امریکی خزانہ اور کتنا نمٹا سکتا ہے؟

911، افغانستان اور عراق میں جنگ، اور پھر ایسی کاروائیاں جیسی ہمارے بھائی عمر الفاروق (حفظہ اللہ) نے کی، جو چند ہزار ڈالروں سے زیادہ لاگت کی محتاج نہ ہوگی، امریکی خزانے کو کروڑوں ڈالروں سے خالی کر دیتی ہیں...... (یہ سب) محض اس لئے کہ امریکی عوام کو تحفظ کا ایک جھوٹا احساس دلایا جا سکے۔

امریکہ اور کتنا عرصہ فرسودگی (کھسیانے پن) کی اس جنگ کو مزید سہتا رہے گا؟

اسرائیل کی حمایت کی وجہ سے اتنے نقصانات سہنا امریکی عوام کے کس فائدے میں ہے، اور آلِ سعود خاندان اور خلیجی بادشاہوں کی خاطر نقصانات سہنا امریکی عوام کے کس فائدے میں ہے؟

ہمارا بھائی عمر فاروق (حفظہ اللہ) اُن سیکیورٹی انتظامات میں دراندازی کرنے میں کامیاب رہا جن پر، 911 کے واقعے کے بعد سے اب تک، تنہا امریکی حکومت کو 40 بلین ڈالر سے زیادہ لاگت آئی تھی۔

اوباما نے وعدہ کیا کہ اس کی انتظامیہ شفاف ہو گی، لیکن اس نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ اس کی انتظامیہ نے بھائی نضال حسن (حفظہ اللہ) کی کاروائی کو بیگانگی (معاشرے سے لاتعلقی) کے شکار ایک شخص کی فساد و تشدد کی انفرادی حرکت کا لبادہ پہنانے کی کوشش کی۔ انتظامیہ کاروائی سے متعلق معلومات کو عام کرنے پر اپنا اختیار جمانے کی مشق پر عمل پیرا ہے (یعنی معلومات کو عام نہیں کر رہی) تاکہ امریکی عوام کے ردِعمل کو (اپنی خواہش کے مطابق ڈھالنے کے لئے) سہارا دے سکے۔ تا حال، انتظامیہ ان ای-میلز کو منظرِ عام پر لانے سے انکار کر رہی ہے جن کا تبادلہ میرے اور نضال (حفظہ اللہ) کے درمیان ہوا۔

اور ہمارے بھائی عمر فاروق (حفظہ اللہ) کی کاروائی کے بعد انتظامیہ کی جانب سے آنے والے ابتدائی بیانات بھی اسی سے ملتے جلتے تھے: سچ کو چھپانے کی ایک اور کوشش۔ لیکن القاعدہ نے اس کاروائی کو اپنے سر لینے کا اپنا بیان جاری کر کے اوباما کو ایک بار پھر دنیا کو دھوکا دینے سے روک دیا۔

تاہم، ہم دنیا کے سامنے اپنے پیغام کا اعلان کرنے کے بارے میں شفاف اور واضح ہیں: ہمارا نصب العین زندگی میں اسلام کو واپس لانا ہے، ہم عالمِ اسلام سے ظالم اور کاسہ لیس حکمرانوں کو ہٹانا چاہتے ہیں اور ان کی جگہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ایسے بندے لانا چاہتے ہیں جو اچھے برے، نیکی بدی کا فرق جانتے ہیں۔

ہم قرآن کا قانون نافذ کرنا چاہتے ہیں، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حکم باقی تمام (احکام) پر غالب کرنا چاہتے ہیں، اور ان شاء اللہ ہم ان مقاصد کے حصول کے لئے جو کچھ بھی ہماری ملکیت ہے وہ سب لگا کر کوشش کریں گے، اور جو کوئی بھی ہمارے راستے میں کھڑا ہو گا ہم اپنے آخری فرد (کی جان دینے) تک اس کے خلاف لڑیں گے۔

ہم مسلمان کسی نسلی گروہ یا قومیت کے لئے وراثتی بغض و عناد نہیں رکھتے۔

ہم امریکیوں کے محض ان کے امریکی ہونے کی وجہ سے خلاف نہیں ہیں، ہم بدی کے خلاف ہیں۔ اور امریکہ بحیثیت مجموعی ایک شر انگیز قوم بن گیا ہے۔ ہم امریکہ کی طرف سے دو مسلم ممالک پر حملہ دیکھتے ہیں، ہم ابو غریب، بگرام، گوانتاناموبے دیکھتے ہیں، ہم کروز میزائل اور کلسٹر بم دیکھتے ہیں، اور ہم نے حال ہی میں یمن میں تئیس بچوں اور

سترہ خواتین کی اموات دیکھی ہیں۔

ہم اس جارحیت کے سامنے خاموش تماشائی بن کرنہیں کھڑے ہو سکتے ،ہم اس کے خلاف لڑیں گے اور دوسروں کو بھی لڑنے پر آمادہ کریں گے۔

ایک تو میں (خود بھی) امریکہ میں پیدا ہوا تھا، میں نے امریکہ میں اکّیس برس گذارے۔امریکہ میرا گھر تھا۔میں اسلام کا مبلغ تھا، غیر متشدد اسلامی سرگرمیوں میں فعال تھا۔تاہم، امریکہ کی عراق میں مداخلت اور امریکہ کی مسلمانوں کے خلاف مسلسل جارحیت کے ساتھ میں امریکہ میں اپنے قیام اور اپنے مسلمان ہونے کے درمیان ہم آہنگی نہیں کر پا رہا تھا ،اور بِالآخر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ امریکہ کے خلاف جہاد مجھ پر فرض ہے، بالکل جس طرح یہ کسی بھی دوسرے (جہاد کی) اہلیت رکھنے والے مسلمان پر فرض ہے۔

نضال حسن (حفظہ اللہ) القاعدہ کا بھرتی کیا گیا آدمی نہیں تھا۔نضال حسن (حفظہ اللہ) کو امریکی جرائم نے بھرتی کیا تھا،اور یہ وہ بات ہے جسے امریکہ تسلیم کرنے سے انکاری ہے۔امریکہ یہ بات ماننے سے انکار کرتا ہے کہ اس کی خارجہ پالیسیاں نضال حسن (حفظہ اللہ) جیسے آدمی، جو امریکہ میں پیدا ہوا اور پلا بڑھا، کے امریکی فوجیوں کے خلاف اپنی بندوق اٹھا لینے کا پس پردہ اصل سبب ہیں۔اور جتنے زیادہ جرائم کا ارتکاب امریکہ کرتا جائے گا اتنے ہی زیادہ مجاہدین اس کے خلاف لڑنے کے لئے بھرتی ہوتے چلے جائیں گے۔

بھائی عمر فاروق (حفظہ اللہ) کی کاروائی ان امریکی کروز میزائلوں اور کلسٹر بموں کا ردِّعمل تھی جن سے یمن میں عورتوں اور بچوں کی اموات ہوئیں۔

یہ سچ ہے کہ ہمیں اس وقت اپنے سادہ اور معمولی وسائل کے ساتھ کرہ ارض کی سب سے بڑی فوج کے اسلحہ خانے کا سامنا ہے،لیکن کامیابی ہمارے ساتھ ہے۔کامیابی ہمارے ساتھ ہے کیونکہ ہمارے اور تمہارے درمیان ایک فرق ہے: ہم ایک مقدس مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں۔

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خاطر لڑ رہے ہیں اور تم دنیاوی نفع کی خاطر لڑ رہے ہو۔

ہم انصاف کی خاطر لڑ رہے ہیں، کیونکہ ہم اپنے آپ اور اپنے خاندانوں کا دفاع کر رہے ہیں، اور تم سامراجی مقاصد کے لئے لڑ رہے ہو۔

ہم سچ اور انصاف کی خاطر لڑ رہے ہیں اور تم ظلم کی خاطر لڑ رہے ہو۔

تمہارے پاس اپنے B-52 ہیں، تمہارے اپاچیز (Apaches) ہیں، تمہارے ابرمز (Abrams) ہیں اور تمہارے کروز میزائلز ہیں.اور ہمارے پاس سادہ اسلحے ہیں اورسادہ متبادل (اختراع شدہ) آتش بار آلات(IED:improvised explosive devices) ہیں۔لیکن ہمارے پاس مرد ہیں، جو سرگرم اور مخلص ہیں، جو شیروں جیسے دل رکھتے ہیں، اور مبارک ہیں نرم و منکسر مزاج لوگ کہ یہ زمین کی وراثت پائیں گے **(1)**

امریکیوں کو اب اپنی طرف اپنے نقطہ نظر سے دیکھنے سے رک جانا چاہیئے، بلکہ انہیں اب اپنی طرف دنیا کے نقطہ نظر سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ پھر وہ امریکہ کا قبیح چہرہ دیکھ سکیں گے۔ امریکہ صرف مسلمانوں کی ناپسندیدگی کا ہی شکار نہیں ہے بلکہ دنیا بھر میں، اور خود امریکہ میں بھی، رہنے والے لاکھوں (دیگر) افراد کا بھی ناپسندیدہ ہے۔

امریکہ شاید ڈھٹائی کے ساتھ اس یقین میں مبتلا ہوگا کہ چند لاکھ مسلمانوں کی نفرت اس کا کچھ خاص نہیں بگاڑ سکے گی۔ وہ یہ کہتے ہوں گے، 'ہمارے پاس دنیا کی طاقتور ترین فوج ہے، اور ہمارے پاس دنیا کی طاقتور ترین اقتصادیات ہے۔'

لیکن کیا تم یہ نہیں سمجھتے کہ ایسا یقین کچھ فرسودہ سا ہو چکا ہے؟

کیا تم یہ نہیں سمجھتے کہ ایسا یقین حب الوطنی کے ان دنوں میں زیادہ مناسب تھا جو 911 کے بعد امریکہ پر حاوی تھے، بہ نسبت اب کے کہ جب فوج اپنی نااہلی کا اقرار کر رہی ہے اور امریکی اقتصادیات خصوصی توجہ اور علاج کے حالات سے گذر رہی ہے؟

لیکن سامراجیت کا گھمنڈ امریکہ کو اس کے انجام کی جانب دھکیل رہا ہے: ایک فرسودگی (کھسیانے پن) کی جنگ، ایک مستقل جریانِ خون جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے زوال اور ٹوٹ پھوٹ کی صورت میں انجام پذیر ہوگا۔

اگر جارج ڈبلیو بش ایسے صدر کے طور پر یاد کیا جاتا ہے جس نے امریکہ کو افغانستان اور عراق میں پھنسا دیا، تو پھر یوں

نظر آتا ہے کہ اوباما چاہتا ہے کہ وہ ایسے صدر کے طور پر یاد کیا جائے جس نے امریکہ کو یمن میں پھنسا دیا۔ اوباما یمن میں عبیان اور شبوہ میں ہوائی بمباری کر کے پہلے ہی اس کے خلاف اپنی جنگ کا آغاز کر چکا ہے، اور ایسا کر کے اس نے یمن میں مجاہدین کے لئے ایک تشہیری مہم برپا کر دی ہے اور ان کے لئے سالوں کا کام دنوں میں کر دیا ہے۔

جیسے یمن میں مجاہدین کی شہرت یکا یک آسمانوں کو چھونے لگی ہے، امریکہ میں اوباما کی شہرت تیزی سے گر رہی ہے۔ بدعنوان یمنی حکومت کے اہلکار اور کچھ قبائلی عمائدین جو تمہارے حلیف ہونے کے دعویدار ہیں، آج کل مزے کر رہے ہیں۔ ان میں یہ بات پھیلی ہوئی ہے کہ یہ بیوقوف امریکیوں کو نچوڑنے کا اچھا وقت ہے۔ تمہارے سیاستدانوں، فوج اور سراغرساں افسروں سے لاکھوں کی رقوم نچوڑی جا رہی ہیں۔

یمنی حکومت کے اہلکار تم سے بڑے بڑے وعدے کر رہے ہیں اور تمہارے ہاتھ میں بڑی بڑی رسیدیں تھما رہے ہیں (یعنی زبانی وعدوں کے بدلے میں پیسے بٹور رہے ہیں): یمنی سیاستدانوں کی دنیا میں خوش آمدید!

میں تمہارے لئے اپنے اس پیغام کا اختتام اسلام کی جانب دعوت کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ ہم سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے، اس زمین پر، تخلیق کردہ ہیں تاکہ ہم اس کی عبادت کریں اور پھر مابعد الموت یا ابدی جنت ہے یا ابدی جہنم۔ لہٰذا یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جسے معمولی لیا جائے۔ یہ تمہارا مستقبل ہے۔ میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ اللہ کی کتاب قرآن پڑھو، اس کے لئے تمہیں کسی اور کی باتیں سننے کی ضرورت نہیں ہے، خود فیصلہ کرو کہ یہ سچ ہے یا نہیں۔

مجھے امریکہ میں مسلمانوں کو کہنا ہے: تمہارا ضمیر تمہیں کس طرح یہ اجازت دیتا ہے کہ اس قوم کے ساتھ پرامن باہمی بقا کے تحت گزر بسر کرو جو تمہارے اپنے بھائیوں بہنوں کے خلاف جبر اور جرائم کے ارتکاب کی ذمہ دار ہے؟ تم کس طرح ایک ایسی حکومت کے وفادار ہو سکتے ہو جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کی قیادت کر رہی ہے۔

امریکہ میں موجود مسلم کمیونٹی بنیادی اسلامی اصولوں میں ایک بتدریج انحطاط اور زوال سے گزر رہی ہے، چنانچہ آج بہت سے علماء اور اسلامی ادارے کھلے بندوں مسلمانوں کا امریکی فوج میں خدمات مہیا کرنے کو جائز قرار دے رہے ہیں، تاکہ وہ مسلمانوں کو قتل کریں، ایف بی آئی میں شمولیت اختیار کریں، مسلمانوں کی مخبری کریں، پس وہ (علماء اور اسلامی ادارے) تمہارے اور جہاد کے ضمن میں تمہاری ذمہ داری کے درمیان حائل ہو کر کھڑے ہیں۔

اگرچہ آہستگی کے ساتھ مگر یقینی طور پر تمہاری صورتحال ویسی ہی بنتی جا رہی ہے جو اسپین کی مورچہ بند مسلم کمیونٹی کی سکوتِ غرناطہ کے بعد تھی۔ مغرب کے مسلمانو! نصیحت پکڑو اور تاریخ کے اسباق سے سیکھو: تمہارے افق پر نحوست کے بادل چھا رہے ہیں۔ گذشتہ کل امریکہ غلامی، تفریق، ماورائے قانون سزائے موت اور 'کو کلس کلین' (Ku Klux Klan)[امریکہ کی ایک خفیہ متشدد انجمن] کی سرزمین تھا، اور آئندہ کل یہ دینی تعصب اور حراستی مراکز کی سرزمین ہوگا۔

تم ایک ایسی حکومت کی جانب سے اپنے حقوق کے تحفظ کے وعدوں سے دھوکا نہ کھاؤ جو عین اِس وقت تمہارے اپنے بھائیوں بہنوں کو قتل بھی کر رہی ہے۔ آج مسلمانوں اور مغرب کے درمیان بڑھتی ہوئی جنگ کے ہوتے ہوئے تم اُن یکجہتی کے پیغامات پر اعتماد نہیں کر سکتے جو تمہیں ممکنہ طور پر کسی شہری گروہ یا سیاسی جماعت کی جانب سے ملیں، یا پھر حمایت کے الفاظ جو تمہیں کسی مہربان ہمسائے، یا اچھے رفیق کار سے سننے کو ملیں۔ مغرب بہر حال اپنے مسلمان شہریوں کے خلاف ہو جائے گا!

اختتام پر، میں دعا گو ہوں کہ اللہ ﷻ سچ کی جانب ہماری رہنمائی فرمائے، اور ہمیں سیدھے راستے پر استقامت عطا فرمائے، اور اس کی رحمتیں اور برکتیں اس کے نبی ﷺ اور ان کے آل واصحاب پر ہوں۔

سلامتی ہو ان پر جو حق کا اتباع کرتے ہیں۔

(1):(نوٹ:"Blessed are the meek: for they shall inherit the earth" یہ کنگ جیمز بائبل، میتھیو 5 کی سطر نمبر 5 ہے جسے امام حفظہ اللہ یہاں بہت خوبصورتی سے موقع کی مناسبت سے استعمال میں لائے ہیں!)